سوال

(904) عورت کی صحت کے پیش نظر اولاد میں دو یا تین سال کا وقفہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اولاد میں ۲ یا ۳ سال کا وقفہ کرنے کا اقدام کیسا ہے؟ جب کہ نیت یہ ہو کہ بچے کی تربیت بہتر ہو جائے، اور صحت بھی اتنی مشقت اٹھانے کی ہر سال متحمل نہ ہو؟ کیونکہ آج کل قدرتی وقفہ بالکل نہیں ہوتا؟ (مسز آسیہ۔ لاہور) (۱۵اپریل ۱۹۹۶ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کی صحت کے پیش نظر اولاد میں عارضی وقفہ کا جواز ہے۔ کیونکہ اسلام نے کراہت کے ساتھ بوقت ضرورت عزل (بوقت انزال علیحدہ ہو جانا) کی اجازت دی ہے۔ فرمایا:

کُنَّا نَعزِلُ عَلَی عَہدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَالقُرآنَ یَنزِلُ وَزَادَ مُسلِمٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ نَبِیَّ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ، فَلَم یَنہَنَا' (صحیح البخاری، بَابُ العَزلِ، رقم: ۵۲۰۹، صحیح مسلم، بَابُ حُکمِ العَزلِ، رقم: ۱۴۴۰)

یعنی ہم اس دور میں عزل کرتے جب کہ قرآن اترتا تھا۔ ''یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور مسلم نے یہ الفاظ زیادہ کیے۔''پس اس کی خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو ہم کو منع نہ کیا۔''

اسی طرح دیگر عارضی ذرائع اختیار کرنے کا بھی بظاہر کوئی حرج نہیں بشرطیکہ عورت کی کمزوری پیش نظر ہو۔ مسئلہ ہذا پر تفصیلی گفتگو پہلے الاعتصام میں شائع ہو چکی ہے۔ (جلد: ۴۶، شمارہ: ۴۴)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، متفرقات: صفحہ: 614